

Freebooks.pk

مفت نوٹس • پرانے پرچہ جات • رہنما کتب

ICOM دوم سال معاشیات — پنجاب بورڈ (اردو میڈیم)

باب 13

اسلام کا معاشی نظام

(Economic System of Islam)

کلیدی تصورات • تعریفات • مختصر و تفصیلی سوالات • معروضی سوالات • خاکہ جات • امتحانی نکات

© freebooks.pk — اصل تعلیمی مواد



یہ نوٹس پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ (PCTB) کے تحت انٹر میڈیٹ (ICOM، جماعت 12) معاشیات کے نصاب کے باب سیزدہم، اسلام کا معاشی نظام پر مبنی ہیں۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کی زندگی کے ہر پہلو بشمول معاشی معاملات کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

اس باب میں اسلامی معاشی نظام کی بنیادی خصوصیات، بلا سود بنکاری، اسلامی معاشی نظام کی بنیادی اخلاقی اقدار (مساوات، عدل، احسان، قناعت)، نمائشی اخراجات و ذخیرہ اندوزی کے اثرات، اور اسلامی، سرمایہ داری و اشتراکی نظاموں کے موازنہ کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ نوٹس Freebooks.pk نے تیار کیے ہیں۔

تعلیمی مقاصد

- اسلامی معاشی نظام کی بنیادی خصوصیات بیان کریں۔
- سود (ربا) کے تصور اور اسے حرام قرار دینے کی وجوہات کی وضاحت کریں۔
- بلا سود بنکاری کے متبادل طریقوں (شراکت، مضاربت) کو سمجھیں۔
- پاکستان میں بلا سود بنکاری کی تاریخ بیان کریں۔
- اسلامی معاشی نظام کی بنیادی اخلاقی اقدار (مساوات، عدل، احسان، قناعت) کی وضاحت کریں۔
- اسلامی، سرمایہ داری اور اشتراکی معاشی نظاموں کا موازنہ کریں۔

کلیدی تصورات

اسلامی معاشی نظام کی بنیادی خصوصیات (اول حصہ)

اسلام کا معاشی نظام ایک متوازن نظام ہے جو معاشرے کی موثر تسکین اور انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی میں ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔ ذاتی ملکیت کا حق: اسلام کے مطابق ہر چیز کا اصل مالک اللہ تعالیٰ ہے، انسان کو ملکیت کا حق دیا گیا ہے مگر یہ حق مطلق نہیں بلکہ معاشرے کے مجموعی مفاد کی خاطر اس پر پابندیاں عائد ہیں (مثلاً صدقہ، زکوٰۃ، خیرات، وقف)۔

وسائل سے بھرپور استفادہ: اللہ تعالیٰ نے انسان کے فائدے کے لیے بے شمار وسائل رکھے ہیں، اس لیے علم و فنون کے حصول اور انسانی فلاح کے لیے ان کا بھرپور استعمال ضروری ہے۔ حصولِ رزقِ حلال: اسلام حصولِ



رزقِ حلال پر زور دیتا ہے اور چوری، رشوت، جوا، سود اور دھوکہ دہی جیسے ناجائز ذرائع کو حرام قرار دیتا ہے۔ صرف دولت میں اعتدال: اسلام میانہ روی کا درس دیتا ہے، لہذا صرف دولت میں بھی اسراف اور نکل (نخل) دونوں سے منع کیا گیا ہے۔

اسلامی معاشی نظام کی بنیادی خصوصیات (دوم حصہ)

مال جمع کرنے کی ممانعت: اسلام دولت کو سمیٹ کر رکھنے اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے کی پر زور مذمت کرتا ہے، کیونکہ اس سے دولت کا بہاؤ رک جاتا ہے اور زیر کاری پیدا ہوتی ہے۔ گردش دولت پر زور زکوٰۃ، تقسیم میراث اور ٹیکس جیسے اقدامات کے ذریعے دولت کا رخ امر سے غربا کی طرف موڑا جاتا ہے۔

معاشی آزادی: اسلام تمام افراد کے لیے رزق کی تلاش کے یکساں مواقع یقینی بناتا ہے، البتہ یہ آزادی شریعت کی حدود میں مشروط ہے۔ مساویانہ تقسیم دولت: اسلام نہ تو مکمل آزاد تقسیم کا قائل ہے اور نہ ہی مکمل مساوی تقسیم کا، بلکہ منصفانہ تقسیم پر زور دیتا ہے۔ فلاحی ریاست کا معاشی کردار: ریاست کو ہر فرد کی بنیادی ضروریات (خوراک، لباس، رہائش، تعلیم، صحت) کی فراہمی کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔ قیمتوں کی میکانیت: طلب و رسد کی قوتیں قیمتیں طے کرتی ہیں، مگر اخلاقی نظام کے ذریعے اسے بے لگام نہیں چھوڑا جاتا۔

بلا سود بنکاری: سود (ربا) کیا ہے اور اسے حرام کیوں قرار دیا گیا؟

معاشیات میں سود سرمائے کے استعمال کا معاوضہ کہلاتا ہے۔ قرآن و سنت میں اس کے لیے لفظ 'ربو' استعمال ہوا ہے۔ ربا کی تعریف یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کو قرض دیتا ہے اور شرط رکھتا ہے کہ مقررہ مدت پر وہ اصل رقم سے زائد وصول کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے سود کی سختی سے ممانعت اور مذمت فرمائی ہے۔

اسلام سود کو کئی وجوہات کی بنا پر حرام قرار دیتا ہے: اخلاقی اعتبار سے سود انسان کو خود غرض اور بخیل بناتا ہے؛ معاشرتی اعتبار سے یہ انتشار پیدا کرتا ہے؛ معاشی اعتبار سے یہ سرمایہ کاری کی راہ میں رکاوٹ بنتا ہے؛ پیداواری عمل میں شامل ہو کر مہنگائی پیدا کرتا ہے؛ تقسیم دولت کا نظام خراب کرتا ہے؛ تجارتی چکروں (Business Cycles) کا سبب بنتا ہے؛ وسائل کی تخصیص کو ضروریات کی بجائے سودی شرح کے تابع کر دیتا ہے؛ اور بین الاقوامی قرضوں پر سودی ادائیگی سے قومی معیشت بحران کا شکار ہوتی ہے۔



بلا سود بنکاری کے متبادل نظام اور بنک کا کاروبار

سود کے متبادل کے طور پر اسلام نفع و نقصان میں شرکت کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ شراکت (Shirakat): اس میں دونوں فریق اپنے سرمائے اور محنت کے ذریعے باہم شریک ہوتے ہیں اور نفع و نقصان میں برابر شریک ہوتے ہیں۔ مضاربت (Modarba): اس میں ایک فریق سرمایہ فراہم کرتا ہے اور دوسرا محنت کرتا ہے، نفع طے شدہ نسبت سے تقسیم ہوتا ہے جبکہ نقصان صاحب سرمایہ برداشت کرتا ہے۔ ان کے علاوہ مراحہ، اجارہ، سلم، بیع اور استصناع جیسے متبادلات بھی محدود طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

اسلامی بنک کا کاروبار چار صورتوں میں ہوتا ہے: بالا اعتماد خدمات (بلوں کی ادائیگی، رقم کی منتقلی)، شراکت و مضاربت کے اصول پر سرمایہ کاری، بلا معاوضہ خدمات (قرض حسنہ)، اور عملی میدان میں ترقی۔ غیر سودی بنکاری کا آغاز مصر کے، میت غمر سوشل بنک سے ہوا، اس کے بعد ملائیشیا کا تائبانگ حاجی اور 1975 میں اسلامی ترقیاتی بنک (IDB) قائم ہوا۔ آج دنیا بھر میں 250 سے زائد غیر سودی بنک 50 ممالک میں کام کر رہے ہیں۔

پاکستان میں بلا سود بنکاری کی تاریخ

پاکستان میں بلا سود بنیادوں پر کام کا آغاز جولائی 1979 میں تین اداروں — پاکستان سرمایہ کاری کارپوریشن (ICP)، قومی سرمایہ کاری ٹرسٹ (NIT) اور تعمیر مکانات کی مالی کارپوریشن (HBFC) — سے ہوا۔ یکم جولائی 1981 سے بنکاری نظام میں نفع و نقصان میں شراکت (PLS) کی بنیاد پر کھاتے کھولنے کا آغاز ہوا اور شراکتی مدنی سرٹیفکیٹ (PTC) جاری کیے گئے۔

یکم جولائی 1984 سے تجارتی بنکوں کو غیر سودی بنیادوں پر قرضے جاری کرنے کا حکم دیا گیا اور یکم جولائی 1985 سے تمام ملکی بنکوں کو غیر سودی بنیادوں پر کام کرنے کی ہدایت جاری ہوئی۔ نومبر 1991 میں وفاقی شرعی عدالت نے مالیاتی قوانین کو خلاف شریعت قرار دیا اور 23 دسمبر 1999 کو شریعت ایبیلٹ بیج نے موجودہ نظام بنکاری کو سودی قرار دے کر مارچ 2001 تک مہلت دی، تاہم معاملہ عدالت میں دوبارہ زیر سماعت آنے کے باعث تاحال مکمل عمل درآمد نہیں ہو سکا۔



اسلامی معاشی نظام کی بنیادی اقدار: مساوات اور عدل

مساوات: اسلام کا نقطہ نظریہ ہے کہ تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہونے کے ناطے ایک دوسرے کے مساوی ہیں، رنگ، نسل یا قبیلے کی بنیاد پر کسی کو برتر نہیں سمجھا جاسکتا۔ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق فضیلت صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔ معاشی سطح پر اسلام چاہتا ہے کہ تمام انسان اللہ کی پیدا کردہ نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کا مساوی حق رکھیں اور رزق کے حصول کے یکساں موقع میسر ہوں۔

عدل: عدل کے لغوی معنی ہیں کسی شے کو اس کے مقام پر رکھنا، یعنی جس کا جو حق ہے اسے دینا۔ معاشیات کے دائرے میں اسے 'معاشی عدل' کہا جاتا ہے، جس سے مراد پیدائش، دولت، صرف دولت، تبادلہ دولت اور تقسیم دولت کے تمام معاملات کو عدل و انصاف کی بنیاد پر چلانا ہے۔ اسلام غربت اور معاشی بدحالی کو ایمان کے لیے خطرہ تصور کرتا ہے اور عدل کے ذریعے ایک صحت مند معاشی نظام کی ضمانت دیتا ہے۔

اسلامی معاشی نظام کی بنیادی اقدار: احسان، ارتکازِ دولت کا خاتمہ اور قناعت

احسان: احسان کے لغوی معنی ہیں حسن اور خوبصورتی، یعنی دوسروں کے ساتھ نیکی و بھلائی کرنا۔ احسان کا درجہ عدل سے آگے ہے: عدل میں انسان کسی کا حق ادا کرتا ہے جبکہ احسان میں اس سے بڑھ کر ادا کرتا ہے۔ ارتکازِ دولت کا خاتمہ: قرآن پاک دولت کو چند ہاتھوں میں جمع ہونے اور ضرورت مندوں تک نہ پہنچانے کی سخت مذمت کرتا ہے، کیونکہ اس سے معاشی ناہمواریاں اور موثر طلب میں کمی پیدا ہوتی ہے۔

شکر و قناعت: ایک مومن سے اسلام یہ تقاضا کرتا ہے کہ وہ حلال ذرائع اختیار کرے اور جو رزق میسر آئے اس پر شکر ادا کرے۔ قناعت سے مراد ہے کہ انسان حلال ذرائع سے حاصل شدہ رزق پر راضی اور مطمئن ہو جائے اور لالچ و حرص سے بچے۔ یہ خصوصیت انسانی زندگی میں سکون اور بے سکونی سے تحفظ کا ذریعہ بنتی ہے۔

نمائشی اخراجات و ذخیرہ اندوزی کے اثرات: دیگر معاشی نظامات

نمود و نمائش انسانی و اسلامی اخوت کے خلاف ہے کیونکہ یہ معاشی طور پر کمزور لوگوں کے لیے تکلیف دہ ہوتا ہے اور بعض اوقات نوجوانوں میں بغاوت اور چوری جیسی خرابیاں پیدا کرتا ہے، اس لیے اسلام نمائشی اخراجات سے منع کرتا ہے۔ ذخیرہ اندوزی (Ihtikar) بھی ایک برائی ہے: ذخیرہ اندوز اشیاء کو ضرورت مندوں کی دسترس



سے دور رکھتا ہے تاکہ ان کے نرخ گراں ہو جائیں، اسلامی ریاست کو ایسے لوگوں کو مال بازاری قیمت پر فروخت کرنے پر مجبور کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

دنیا میں رائج دیگر معاشی نظاموں میں سرمایہ داری نظام (Capitalism) شامل ہے، جس میں وسائل کی نجی ملکیت اور مکمل معاشی آزادی ہوتی ہے اور قیمتیں طلب و رسد کی آزاد قوتوں سے طے ہوتی ہیں۔ دوسرا نظام اشتراکی نظام (Socialism) ہے، جس کی بنیاد کارل مارکس نے انیسویں صدی میں رکھی اور جس میں تمام وسائل پر حکومت کی ملکیت ہوتی ہے اور مرکزی منصوبہ بندی کے ذریعہ پیداوار طے کی جاتی ہے۔

اسلامی، سرمایہ داری اور اشتراکی نظاموں کا موازنہ

اسلام بمقابلہ سرمایہ داری: تصور ملکیت میں اسلام حق ملکیت کو محدود اور مشروط قرار دیتا ہے جبکہ سرمایہ داری میں یہ حق مطلق ہے۔ سرمایہ داری کی بنیاد سودی نظام پر ہے جبکہ اسلام سود کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ تقسیم دولت میں سرمایہ داری کا کوئی مربوط نظام نہیں جبکہ اسلام زکوٰۃ، صدقات اور وراثت کے قوانین سے دولت کی تقسیم کو منصفانہ بناتا ہے۔ سرمایہ داری زیادہ سے زیادہ منافع کو ہی بنیادی اصول مانتی ہے جبکہ اسلام تقویٰ، عدل، احسان اور اعتدال کو بنیادی قدر سمجھتا ہے۔

اسلام بمقابلہ اشتراکیت: بنیادی فلسفہ حیات میں اشتراکیت مادی ضروریات کو انسان کی حقیقی ضرورت مانتی ہے جبکہ اسلام انسان کو زمین پر اللہ کا نائب تصور کرتا ہے۔ وسائل پیداوار پر اشتراکیت میں مکمل حکومتی کنٹرول ہوتا ہے جبکہ اسلام انفرادی ملکیت کا حق دیتا ہے۔ اشتراکیت مکمل مساوی تقسیم کا دعویٰ کرتی ہے جو کہ فطری تفاوت کے خلاف ہے، جبکہ اسلام مساوی مواقع پر زور دیتا ہے۔ اشتراکیت نجی ملکیت ختم کر کے کام کے جذبے کو کمزور کرتی ہے جبکہ اسلام انفرادی ملکیت اور اللہ کی خوشنودی کے وعدے سے کام کے جذبے کو فروغ دیتا ہے۔

اہم تعریفات

اصطلاح	تعریف
سود/ربا (Interest/Riba)	سرمائے کے استعمال کا وہ اضافی معاوضہ جو قرض پر طے شدہ شرط کے مطابق اصل رقم سے زائد وصول کیا جاتا ہے، اسلام میں حرام ہے۔



اصطلاح	تعریف
شراکت (Shirakat) (Partnership)	کاروبار کی وہ صورت جس میں دو یا زائد فریق سرمایہ اور محنت کے ذریعے باہم شریک ہو کر نفع و نقصان میں برابر شریک ہوتے ہیں۔
مضاربت (Modarba)	وہ کاروباری معاہدہ جس میں ایک فریق سرمایہ فراہم کرتا ہے اور دوسرا محنت، نفع طے شدہ نسبت سے تقسیم ہوتا ہے جبکہ نقصان صاحب سرمایہ برداشت کرتا ہے۔
معاشی عدل (Economic Justice)	پیدائش، صرف، تبادلہ اور تقسیم دولت کے تمام معاملات کو عدل و انصاف کی بنیاد پر چلانا۔
احسان (Ihsan) (Goodness)	دوسروں کے ساتھ نیکی و بھلائی کرنا اور ان کے حق سے بڑھ کر ادا کرنا، جس کا درجہ عدل سے آگے ہے۔
قناعت (Qanaat) (Contentment)	حلال ذرائع سے حاصل شدہ رزق پر راضی و مطمئن ہو جانا اور لالچ و حرص سے بچنا۔
ذخیرہ اندوزی (Ihtikar) (Hoarding)	اشیائے ضرورت کو جان بوجھ کر روک رکھنا تاکہ ان کی قلت پیدا ہو کر نرخ گراں ہو جائیں، اسلام میں ممنوع ہے۔
سرمایہ داری نظام (Capitalism)	وہ معاشی نظام جس میں وسائل کی نجی ملکیت اور معاشی معاملات میں مکمل آزادی حاصل ہوتی ہے اور قیمتیں طلب و رسد کی آزاد قوتوں سے طے ہوتی ہیں۔

اہم حقائق و فارمولے

عنوان	فارمولا / حقیقت
بلا سود بنکاری کا آغاز (پاکستان)	جولائی 1979: تین ادارے — ICP، NIT اور HBFC
PLS کھاتوں کا آغاز	یکم جولائی 1981: نفع و نقصان میں شراکت کی بنیاد پر کھاتے
غیر سودی قرضوں کا حکم	یکم جولائی 1984: تجارتی بنکوں کو غیر سودی بنیادوں پر قرضے جاری کرنے کا حکم
عدالتی فیصلے	نومبر 1991: وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ؛ 23 دسمبر 1999: شریعت ایبیلٹ بیچ کا فیصلہ (مہلت مارچ 2001)



عنوان	فارمولا / حقیقت
دنیا میں غیر سودی بنکاری	250 سے زائد غیر سودی بنک، 50 ممالک میں کام کر رہے ہیں
بنگلہ دیش اسلامی بنک	140 سے زائد برانچیں؛ ملکی تجارت کا تقریباً 10 فیصد اسی بنک کے ذریعے

خاکہ جات و تصاویر

اسلامی، سرمایہ داری اور اشتراکی نظاموں کا موازنہ: ایک جدولی خاکہ جو تین معاشی نظاموں — اسلامی، سرمایہ داری اور اشتراکیت — میں تصورِ ملکیت کے فرق کو ظاہر کرتا ہے۔

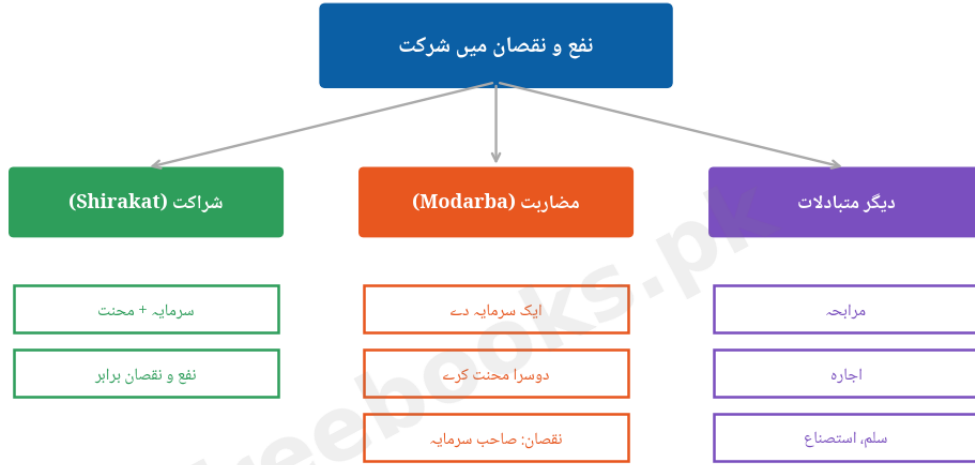
اسلامی، سرمایہ داری اور اشتراکی نظاموں کا موازنہ

اسلامی نظام	سرمایہ داری	اشتراکیت
تصور ملکیت محدود و مشروط ملکیت	تصور ملکیت مطلق نجی ملکیت	تصور ملکیت مکمل حکومتی ملکیت
حرام سود کا تصور	جائز و بنیادی	جائز
زکوٰۃ و عدل تقسیمی دولت	غیر مربوط	مساوی (دعویٰ)
تقویٰ، عدل بیلادیں اصول	زیادہ سے زیادہ منافع	اجتماعی ملکیت

اسلامی، سرمایہ داری اور اشتراکی نظاموں کا موازنہ

بلا سود بنکاری کے متبادل طریقے: ایک درختی خاکہ جو بلا سود بنکاری کے متبادل طریقوں — شراکت، مضاربیت اور دیگر تبدلات — کو ظاہر کرتا ہے۔

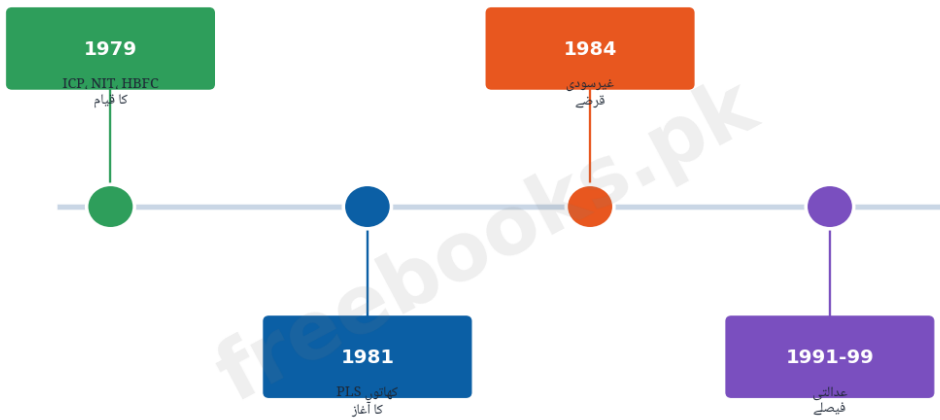




بلا سود بنکاری کے متبادل طریقے

پاکستان میں بلا سود بنکاری کا سفر: ایک ٹائم لائن خاکہ جو پاکستان میں بلا سود بنکاری کے قیام کے اہم مراحل (1979 تا 1999) کو ظاہر کرتا ہے۔

پاکستان میں بلا سود بنکاری کا سفر



مختصر سوالات و جوابات

سوال 1: اسلام میں ذاتی ملکیت کا کیا تصور ہے؟

جواب: اسلام کے مطابق اصل مالک اللہ تعالیٰ ہے، انسان کو ملکیت کا حق دیا گیا ہے مگر یہ حق معاشرے کے مجموعی مفاد کی خاطر محدود ہے۔

سوال 2: سود (ربا) کی تعریف کریں۔

جواب: ربا سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کو قرض دیتا ہے اور یہ شرط رکھتا ہے کہ مقررہ مدت پر وہ اصل رقم سے زائد رقم وصول کرے گا۔

سوال 3: شراکت اور مضاربت میں فرق بیان کریں۔

جواب: شراکت میں دونوں فریق سرمایہ اور محنت میں شریک ہوتے ہیں جبکہ مضاربت میں ایک فریق صرف سرمایہ اور دوسرا صرف محنت فراہم کرتا ہے۔

سوال 4: پاکستان میں بلا سود بنکاری کا آغاز کب ہوا؟

جواب: پاکستان میں بلا سود بنکاری کا آغاز جولائی 1979 میں ICP، NIT اور HBFC کے قیام سے ہوا۔

سوال 5: معاشی عدل سے کیا مراد ہے؟

جواب: پیدائش، صرف، تبادلہ اور تقسیم دولت کے تمام معاملات کو عدل و انصاف کی بنیاد پر چلانا معاشی عدل کہلاتا ہے۔

سوال 6: ذخیرہ اندوزی کیوں ممنوع ہے؟

جواب: ذخیرہ اندوزی سے اشیاء کی مصنوعی قلت پیدا ہو کر نرخ گراں ہو جاتے ہیں جس سے عام لوگ متاثر ہوتے ہیں، اس لیے اسلام میں یہ ممنوع ہے۔



سوال 1: اسلامی معاشی نظام کی بنیادی خصوصیات تفصیل سے بیان کریں۔

اسلامی معاشی نظام ایک متوازن نظام ہے جس کی سب سے پہلی خصوصیت ذاتی ملکیت کا حق ہے، جس کے مطابق ہر چیز کا اصل مالک اللہ تعالیٰ ہے اور انسان کا حق ملکیت معاشرتی مفاد کی خاطر محدود ہے۔ دوسری خصوصیت وسائل سے بھرپور استفادہ ہے، یعنی انسان کو علم و فنون کے ذریعے وسائل کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیے۔ تیسری خصوصیت حصولِ رزقِ حلال ہے، جس کے تحت چوری، سود، رشوت اور جو جیسے ذرائع حرام قرار دیے گئے ہیں۔ چوتھی خصوصیت صرف دولت میں اعتدال ہے، یعنی اسراف اور بخل دونوں سے اجتناب۔ پانچویں خصوصیت مال جمع کرنے کی ممانعت ہے، کیونکہ اس سے دولت کا بہاؤ رک جاتا ہے۔ چھٹی خصوصیت گردشِ دولت پر زور ہے، جس کے لیے زکوٰۃ اور صدقات جیسے اقدامات کیے گئے ہیں۔ ساتویں خصوصیت معاشی آزادی ہے، جو شریعت کی حدود میں رہ کر حاصل ہے۔ آٹھویں خصوصیت مساویانہ تقسیمِ دولت ہے۔ نویں خصوصیت فلاحی ریاست کا معاشی کردار ہے، جس کے تحت ریاست ہر فرد کی بنیادی ضروریات کی ضامن ہے۔ دسویں خصوصیت قیمتوں کی میکانیت ہے، جو طلب و رسد پر مبنی مگر اخلاقی نظام کے تابع ہے۔

سوال 2: پاکستان میں بلا سود بنکاری کیسے قائم کی جا سکتی ہے؟ اس کی تاریخ بھی بیان کریں۔

بلا سود بنکاری قائم کرنے کے لیے سب سے پہلے پورے نظامِ معیشت کو سود سے پاک کرنا ضروری ہے، خصوصاً نظامِ بنکاری کو غیر سودی بنیادوں پر استوار کرنا ہوگا۔ اس کے لیے اسلام سود کے متبادل کے طور پر نفع و نقصان میں شرکت کی بنیاد فراہم کرتا ہے، جو شراکت، مضاربیت یا بنکوں کے ذریعے ہو سکتی ہے۔ بنک کا کاروبار چار صورتوں میں ممکن ہے: بالاعتماد خدمات، شراکت و مضاربیت پر سرمایہ کاری، بلا معاوضہ خدمات (قرضِ حسنہ)، اور عملی پیش رفت۔ پاکستان میں اس کا عملی آغاز جولائی 1979 میں تین اداروں (ICP، NIT، HBFC) سے ہوا۔ یکم جولائی 1981 سے نفع و نقصان میں شراکت (PLS) کی بنیاد پر کھاتے کھلنا شروع ہوئے اور شراکتی مدنی سرٹیفکیٹ جاری کیے گئے۔ یکم جولائی 1984 سے تجارتی بنکوں کو غیر سودی قرضے جاری کرنے کا حکم دیا گیا اور یکم جولائی 1985 سے تمام ملکی بنکوں کو غیر سودی بنیادوں پر کام کرنے کی ہدایت جاری ہوئی۔ تاہم نومبر 1991 اور 23 دسمبر 1999 کے عدالتی فیصلوں کے باوجود معاملہ دوبارہ زیرِ سماعت آنے کے باعث آج تک مکمل عمل درآمد نہیں ہو سکا۔



معروضی سوالات (MCQs)

1. اسلام کے مطابق ہر چیز کا اصل مالک کون ہے؟
(الف) ریاست (ب) انسان (ج) اللہ تعالیٰ (د) معاشرہ
درست جواب: (ج) اللہ تعالیٰ۔ اسلام کے مطابق ہر چیز کا اصل مالک اللہ تعالیٰ ہے، انسان کو صرف امانتاً ملکیت کا حق دیا گیا ہے۔
2. سود کے لیے قرآن و سنت میں کون سا لفظ استعمال ہوا ہے؟
(الف) زکوٰۃ (ب) ربو (ج) عشر (د) خراج
درست جواب: (ب) ربو۔ قرآن و سنت میں سود کے لیے لفظ 'ربو' استعمال ہوا ہے، جس کے معنی اضافہ ہونا ہیں۔
3. شراکت میں نفع و نقصان کیسے تقسیم ہوتا ہے؟
(الف) صرف نفع میں شراکت (ب) برابر شراکت (ج) صرف سرمایہ دار کو نقصان (د) کوئی شراکت نہیں
درست جواب: (ب) برابر شراکت۔ شراکت میں دونوں فریق سرمایہ اور محنت میں شریک ہو کر نفع و نقصان میں برابر شریک ہوتے ہیں۔
4. مضاربت میں نقصان کون برداشت کرتا ہے؟
(الف) محنت کرنے والا (ب) صاحب سرمایہ (ج) دونوں برابر (د) بنک
درست جواب: (ب) صاحب سرمایہ۔ مضاربت میں نقصان کی صورت میں صاحب سرمایہ کو نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔
5. پاکستان میں بلا سود بنکاری کا آغاز کب ہوا؟
(الف) 1975 (ب) 1979 (ج) 1981 (د) 1985
درست جواب: (ب) 1979۔ پاکستان میں بلا سود بنیادوں پر کام کا آغاز جولائی 1979 میں ہوا۔
6. PLS کھاتوں کا آغاز کب ہوا؟



(الف) یکم جولائی 1979 (ب) یکم جولائی 1981 (ج) یکم جولائی 1984 (د) یکم جولائی 1985
درست جواب: (ب) یکم جولائی 1981۔ نفع و نقصان میں شراکت (PLS) کی بنیاد پر کھاتے یکم جولائی 1981 سے کھلنے شروع ہوئے۔

7. احسان کا درجہ کس سے آگے ہے؟

(الف) عدل (ب) مساوات (ج) قناعت (د) تقویٰ
درست جواب: (الف) عدل۔ احسان کا درجہ عدل سے آگے ہے، کیونکہ اس میں انسان کسی کے حق سے بڑھ کر ادا کرتا ہے۔

8. اشتراکی نظام کی بنیاد کس نے رکھی؟

(الف) ایڈم سمٹھ (ب) کارل مارکس (ج) جان کینز (د) ابن خلدون
درست جواب: (ب) کارل مارکس۔ اشتراکی نظام (Socialism) کی بنیاد کارل مارکس نے انیسویں صدی میں رکھی۔

9. سرمایہ داری نظام میں قیمتیں کن قوتوں سے طے ہوتی ہیں؟

(الف) حکومتی حکم سے (ب) طلب و رسد سے (ج) مذہبی رہنماؤں سے (د) بین الاقوامی اداروں سے
درست جواب: (ب) طلب و رسد سے۔ سرمایہ داری نظام میں قیمتیں طلب و رسد کی آزاد قوتوں سے طے ہوتی ہیں۔

10. ذخیرہ اندوزی کرنے والے کو اسلامی ریاست کیا کر سکتی ہے؟

(الف) نظر انداز (ب) بازاری قیمت پر فروخت پر مجبور (ج) انعام دینا (د) کچھ نہیں
درست جواب: (ب) بازاری قیمت پر فروخت پر مجبور۔ اسلامی ریاست کو یہ اختیار حاصل ہے کہ ذخیرہ اندوز کو اپنا مال بازاری قیمت پر فروخت کرنے پر مجبور کرے۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

• اسلامی معاشی نظام کی 10 بنیادی خصوصیات: ذاتی ملکیت، وسائل کا استعمال، رزق حلال، اعتدال، مال جمع کرنے کی ممانعت، گردش دولت، معاشی آزادی، مساویانہ تقسیم، فلاحی ریاست، قیمتوں کی میکانیت۔



- سود (ربا): سرمائے کے استعمال کا اضافی معاوضہ، اسلام میں سختی سے حرام۔ متبادل: شراکت اور مضاربیت۔
- پاکستان میں بلا سود بنکاری: 1979 (ICP، NIT، HBFC) → 1981 (PLS کھاتے) → 1984 (غیر سودی قرضے) → 1991/1999 (عدالتی فیصلے)۔
- بنیادی اقدار: مساوات، عدل (معاشی عدل)، احسان (عدل سے بڑھ کر)، قناعت و شکر۔
- ذخیرہ اندوزی اور نمائشی اخراجات ممنوع۔ دیگر نظام: سرمایہ داری (نجی ملکیت، آزاد قیمتیں) اور اشتراکیت (حکومتی ملکیت، کارل مارکس)۔
- اسلام بمقابلہ سرمایہ داری و اشتراکیت: تصور ملکیت، سود، تقسیم دولت اور بنیادی اقدار میں نمایاں فرق۔ نوٹس Freebooks.pk نے تیار کیے۔

امتحانی نکات

- اسلامی معاشی نظام کی 10 خصوصیات کو ترتیب سے یاد رکھیں تاکہ تفصیلی سوال میں کوئی نکتہ نہ چھوٹے۔
- شراکت اور مضاربیت کا فرق (سرمایہ + محنت بمقابلہ صرف سرمایہ) خاص طور پر یاد رکھیں۔
- پاکستان میں بلا سود بنکاری کی تاریخ کی اہم تاریخیں (1979، 1981، 1984، 1991، 1999) ترتیب وار یاد رکھیں۔
- عدل اور احسان کا فرق مثال کے ساتھ یاد رکھیں: عدل حق دینا، احسان حق سے بڑھ کر دینا۔
- اسلام بمقابلہ سرمایہ داری اور اشتراکیت کے موازنہ کو جدول کی شکل میں یاد رکھیں۔

